



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل یہ رواج بن گیا ہے کہ لڑکی کی شادی کے دوسرے دن لڑکی کے والدین آجاتے ہیں اور لڑکی کو اُس کے سسرال سے میکے لے جاتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا سنت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

ایک مسلمان کے لیے زندگی گزارنے کا نمونہ اور اسوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ کی سیرت ہمارے لیے ہر مسئلے میں راہنمائی کا کام دیتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی شادیاں بھی کیں اور اپنی بیٹیوں کی بھی۔ یہ جو مکلاوے کا رواج ہمارے معاشرے میں پایا جاتا ہے، قرآن و سنت میں اس کی کوئی دلیل موجود نہیں، لڑکی اور لڑکا شادی کے بعد اپنی مرضی سے جب چاہیں اپنے سسرال یا عزیز و اقارب کو ملنے جائیں، دنوں کی کوئی قید اور پابندی شرع میں وارد نہیں۔ اس پابندی کو توڑنا چاہتے، شادی بیان کی بہت سی رسوم ایسی ہیں جن کا سلف صالحین کے ہاں کوئی تصور نہ تھا، بارات، جمیز، مکلاوہ، سہرے وغیرہ سب ہندوانہ رواج ہیں، جو برصغیر پاک و ہند (میں مسلم ہندو اختلاط کی وجہ سے پھیل چکے ہیں۔ ہمیں ہر قسم کی بدعات و خرافات سے اپنے ماحول کو پاک و صاف کرنا چاہیے۔ (ازالوا الحسن بشر احمد ربانی

:انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

(من السنة اذا تزوج الرجل البکر علی الثیب اقام عندہا سبعا وثمانین و اذا تزوج الثیب علی البکر اقام عندہا ثمانین و ثمانین قسم" (بخاری، ج: 2070)

لہذا مناسب یہی ہے کہ دلہن اگر کنواری ہو تو سات دن بعد اور اگر ثیبہ (مطلقہ، بیوہ) ہو تو تین دن بعد والدین لینے کے لیے آئیں، دوسرے دن ہی مکلاوہ لے جانا خلاف سنت معلوم ہوتا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

نکاح کے مسائل، صفحہ: 522

محدث فتویٰ